



فہرست

انٹرنیٹ

۱. بننے پر ٹیکس!

مشہور شخصیات

۲. جنرل راجیل شریف صاحب

ہنسنے پر ٹیکس!

مصنف: سفیان

انسانوں کو اپنے آہنی تختوں میں جکڑ رکھا ہے، انسان ایک سوچ سے نکلتا ہے تو دوسری ایک مسئلہ اور عذاب کی صورت سامنے کھڑی ہوتی ہے۔ حکومتوں اور ریاستوں کے معاملات عوام کے غم و غصے میں مسلسل اضافے کا موجب ہوتے ہیں۔ حکومتی عیاشیوں پر عوام کا خون کھولتا اور جلتا ہے، پروٹوکول اور ہٹو بچو کا کلچر عوام کے دلوں پر چھریاں چلاتا ہے، لوٹ مار کی بھیانک وارداتیں سن کر دل ڈوبنے لگتا ہے۔ چاروں طرف غموں اور پریشانیوں کے گہرے سائے انسان کو گھیرے رکھتے ہیں۔

ٹی وی چینلز کو ہی دیکھ لیں، خبروں کا کوئی منظر، کوئی ٹاک شو دیکھ لیں، سیاستدان آپس میں دست و گریباں نظر آئیں گے، بظاہر مہذب اور پڑھے لکھے لوگ ٹاک شو کے آغاز کے ہی چند منٹ برداشت اور تحمل سے کام لیتے ہیں، لگتا ہے، بہت سلیجی ہوئی اور معقول گفتگو کریں گے، مگر چند ہی منٹ میں کام گرم ہو جاتا ہے، پھر ایسا موقع بھی آتا ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی مہمان اپنی پوری قوت سے بول رہے ہوتے ہیں، تین یا چار مہمان تک بھی مسلسل بولتے ہیں، سننے والا کوئی بھی نہیں ہوتا، کیونکہ میزبان سمیت ناظرین کے پلے بھی کچھ نہیں پڑتا۔ گویا ٹی وی بھی تفریح اور معلومات کی بجائے لوگوں کے لئے پریشانی کا موجب ہے، بہت سے لوگوں نے ٹاک شو دیکھنا ہی ترک کر دیئے ہیں۔ مگر ٹی وی چینلز پر ایک چیز اب خوش آئند ہے کہ ہر چینل نے ایک یا دو شو ایسے ترتیب دے لئے ہیں، جن سے عوام کو حقیقی معنوں میں تفریح فراہم ہوتی ہے، ایسے پروگراموں میں معلومات بھی ہوتی ہیں اور مزاحیہ فنکار بھی اپنے فن سے ناظرین کو قہقہے لگانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ان کی باتیں سن کر کشیدگی اور بوریت سے تنے ماتھوں پر چمک آجاتی ہے، انسان کچھ دیر کے لئے خود پر مسلط ہو جانے والی پریشانیوں کو بھول جاتا ہے، ایسے پروگرام کرنے والے بھی مبارکباد کے مستحق ہیں اور ان پروگراموں میں لوگوں کو ہنسانے اور ہنسی پر لگنے والے ٹیکس کو منسوخ کروانے والے بھی لائق تحسین ہیں، یہ فنکار موجودہ حالات میں غنیمت ہیں، کسی نعمت سے کم نہیں۔

نور محل برقی قہقروں سے جگمگا رہا تھا، رنگ و نور چار سو بکھرا ہوا تھا، محل کے سامنے وسیع لان میں ایک ٹی وی پروگرام کا سیٹ تھا، تیز روشنیوں سے آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ سیٹ کو بہاول پور کی ثقافتی علامتوں سے سجایا گیا تھا، مہمان چار پائیوں پر جلوہ گر تھے، چار پائیوں پر چولستان کی رنگ برنگ کپڑے سے بنی چادریں بچھی تھیں۔ ایک لکڑی زمین میں گڑی تھی، جس کی کٹی ہوئی شاخوں پر بانڈیاں لٹک رہی تھیں، یہ چولستان کا برتن رکھنے کا خاص طریقہ ہے۔

لکڑی کے ایک سٹینڈ پر گھڑے پڑے تھے، ایک طرف چرخا رکھا تھا، روٹی کو محفوظ رکھنے کے لئے کھجور کے پتوں کی بنی چنگیریں بھی رکھی تھیں، ایک جانب ایک ٹوکرا تھا، جس کے قریب ایک سفید رنگ کا مرغا اور مرغی موجود تھیں۔ مہمانوں اور میزبانوں نے بھی اجڑکوں سے خود کو ثقافتی رنگ میں رنگنے کی کوشش کی تھی۔ جھومر شو بھی ہوا، چولستانیوں کے ایک گروپ نے روایتی رقص بھی پیش کیا، جس میں رقص کے ساتھ منہ سے آگ نکالنے کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

یہ ٹی وی کے لئے ایک شو کی ریکارڈنگ کا منظر تھا، ایک طرف مہمان تھے تو دوسری طرف ان کے سامنے پروگرام کو قہقہوں سے مزین کرنے کے لئے مزاحیہ فنکار بھی تیار بیٹھے تھے۔ پروگرام چونکہ کلچر اور میلوں ٹھیلوں کے بارے میں تھا، اس لئے مزاحیہ فنکاروں میں سے ایک نے جوکر کا روپ دھار رکھا تھا، دوسرا فوک گلوکار بنا ہوا تھا اور تیسری سرکس میں رسے پر چلنے والی کے روپ میں تھی۔

پروگرام کے آغاز میں میزبان نے مہمانوں کو مخاطب کر کے کچھ ضروری باتیں کیں، جن کا تعلق ریکارڈنگ کی تکنیک سے تھا، تاہم ایک خاص بات جو انہوں نے کہی وہ یہ تھی کہ ”ہنسنے پر ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے“۔ گویا پروگرام میں لوگوں کو کھل کر ہنسنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ حقیقت ہے ہنسی تو کہیں کھو گئی ہے، کسی جگہ چلے جائیں، کسی تقریب میں بیٹھ جائیں، کسی ماحول کو دیکھ لیں، چہروں پر کشیدگی کے اثرات نمایاں دکھائی دیتے ہیں، پریشانی شکن آلود، آنکھوں میں غصے کے انگارے اور ناامیدی کی راکھ۔ زبان پر گلے شکوے، بدعنائیں، الزامات، اعتراضات، تنقید۔ دل میں خوف، مرض کا خوف، مالی معاملات کا ڈر، چوری چکاری، دہشت گردی، غنڈہ گردی کا ڈر۔ مہنگائی، بے روزگاری اور غربت کا غم۔ رشتے ٹوٹنے اور گھروں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر دوریوں کی پریشانی۔ کتنے ہی غم ہیں جنہوں نے

جنرل راجیل شریف صاحب

مصنف: سفیان



جنرل راجیل شریف صاحب جو دو ہزار سولہ میں ریٹائرڈ ہوئے اور آپکا تعلق شہدا کے خاندان سے ہے میجر عزیز بھٹی شہید اور میجر شبیر شریف شہید آپکے بھائی تھے اور جب آپ جنرل بنے تو پاکستان میں دہشتگردی عروج پر تھی اور کوی دن خالی نہ جاتا تھا جب پاکستان میں دھماکہ نہ ہوا ہو مگر جنرل راجیل شریف صاحب نے پاکستان کو پر امن بنانے کا عزم کر رکھا تھا اور اس مقصد کیلئے ضرب عضب شروع کر دیا گیا اور جس میں پاک فوج نے دہشتگردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا اور پورے ملک میں آپریشن شروع کر دیا گیا اور ضرب عضب میں اس وقت تیزی آئی جب سولہ دسمبر کو دہشتگردوں نے آرمی پبلک سکول پشاور کو نشانہ بنایا اور ایک سو چالیس کے قریب بچوں کو مسل دیا اسکے بعد پوری قوم سر جوڑ کر بیٹھ گئی اور پوری قیادت اور عوام نے کہا اب بس اور اس کے بعد نیشنل ایکشن پروگرام ترتیب دیا گیا اور جنرل راجیل شریف کی سربراہی میں پاک فوج نے اپنا آپریشن تیز کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دہشتگردوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا اور دہشتگردوں کے خلاف فضای کارروائی بھی عمل میں لائی گئی اور جب آرمی سکول دہشتگردی کے بعد کھلا تو راجیل شریف کا صبح آرمی سکول آکر بچوں کا حوصلہ بڑھایا تو بچے بہت خوش ہوئے آئی ایس پی آر کے قومی گیت نے بچوں کے حوصلے کو مزید بڑھا دیا اور جنرل راجیل شریف وہ کام کر گئے جو پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور پاکستانی قوم جنرل راجیل شریف صاحب کے امن کے اس تحفے کو کبھی بھلا نہیں پائے گی اور ہمیشہ آپکو خراج تحسین پیش کیا جاتا رہے گا اور جنرل صاحب نے کی بہترین روایات قائم کیں اور آپ نے جمہوریت کو مضبوط کیا اور جب بھی کوی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا تو آپ سیاسی قیادت سے پہلے پہنچ جاتے اور آپ کا یہ کام مدتوں یاد رہے گا اور اب جنرل قبر جاوید باجوہ بھی آپکے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور پاک فوج کے وطن عزیز کو پر امن بنانے کے اس کام کو پوری قوم سلام پیش کرتی ہے اور جنرل راجیل کے اس اقدام کو سلام پیش کرتی ہے پاک فوج کے جوانوں کو سلام جنھوں نے ہمارے کل کیلئے اپنا آج قربان کر دیا پاک فوج زندہ باد۔

